Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲ صفر ۱۳۹۵ھ ۱۴ امان ۱۳۵۴ ہش ۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنا پیارا مال خدا کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے

اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے اپنے عزیز مال کو خرچ کرنا ضروری ہے

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون یعنی تم ہرگز ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

یہ طریق اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جاوے اور وہ کہے کہ اچھا اس کو منس (راہِ خدا پر) دیتے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی ٹکسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آ سکتی ہیں فقیروں کو دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں، اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔ وہ تو صاف طور پر کہتا ہے لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون حقیقت میں کوئی نیکی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸، ۱۹)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دو شادیوں کی مبارک تقریب

ربوہ —— بتاریخ ۱۳ امان ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء) بروز جمعرات خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دو شادیوں کی مبارک تقریب منعقد ہوئی جبکہ ½۱۱ بجے قبل دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کی دو صاحبزادیوں سیدہ امۃ الرافع سلمہا اور سیدہ امۃ الولی سلمہا کی تقریب رخصتانہ آپ کی کوٹھی "بیت الحمد" واقعہ دارالصدر غربی میں عمل میں آئی۔

صاحبزادی سیدہ امۃ الرافع بیگم سلمہا کی شادی سید مولود احمد صاحب ابن محترم سید داؤد مظفر صاحب کے ساتھ ہوئی ہے۔ سیدہ امۃ الرافع سلمہا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور سید مولود احمد صاحب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نواسے اور محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔

صاحبزادی سیدہ امۃ الولی سلمہا کی شادی شکیل مبرور احمد صاحب ابن محترم میاں شریف احمد صاحب کے ساتھ ہوئی ہے۔ سیدہ امۃ الولی سلمہا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہیں اور شکیل مبرور احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے بہتر ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۱۴ امان۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دردو الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

والد محترم قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ قریباً ایک سال سے بیمار ہیں اور آجکل فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیرِ علاج ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والد صاحب محترم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (قریشی خلیل احمد)

---

۱۴ مارچ ۱۹۷۵ء کو پروفیسر ڈاکٹر گلزار احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں آپریشن ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برادرم گلزار احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کو تندرستی نصیب کرے۔ آمین

(جمیلہ بیگم رانا سابق صدر لجنہ اماء اللہ بہاولپور)

میرے چھوٹے بھائی میجر محمود احمد ملک تقریباً ڈیڑھ سال سے سی۔ ایم۔ ایچ کراچی میں داخل ہیں۔ اب درد میں کمی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد اور مکمل صحت عطا فرمائے۔

(منصور احمد ملک ۸۔ ٹیمپل روڈ لاہور)

خاکسار کی والدہ صاحبہ اہلیہ محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری حلقہ گنج مغلپورہ لاہور چند دنوں سے بعارضہ کھانسی اور بخار سخت علیل ہیں۔ رات نیند نہیں آتی۔ احبابِ کرام سے والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انوار الحق۔ مغلپورہ۔ لاہور)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ ؍ امان ۱۳۵۴ ہش

افضالِ خداوندی کے بابرکت ایّام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو طویل عرصہ تک جب تک اسلام کی فتح اور غلبہ کا زمانہ نہ آیا انتہائی مشکل اور صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑا۔ ایک طرف انہیں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑ رہا تھا اور دوسری طرف انہیں اسلام کی اشاعت اور سربلندی کی خاطر ہر قسم کی مالی و جانی قربانیاں پیش کرنا پڑ رہی تھیں۔ اس زمانہ میں جو انسانیت سوز مظالم کفارِ مکہ نے مسلمانوں پر ڈھائے اور مسلمانوں نے ان مظالم کو جھیلنے میں جس صبر و استقامت کا نمونہ پیش کیا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے مالی و جانی قربانیوں کی جو مثال قائم کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اگر دنیوی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے وہ نہایت ہی دکھوں اور مصیبتوں کا زمانہ تھا لیکن اگر دینی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو وہ افضالِ خداوندی کے انتہائی بابرکت ایام تھے۔ خدا تعالیٰ کو پانے، اُسے راضی کرنے اور اس کی رضا کی جنتوں میں بسیرا کرنے کے وہی تو دن تھے جس زمانہ میں صحابہؓ انسانیت سوز مظالم اٹھا رہے تھے اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر رہے تھے اور ان کی ہستی کالعدم کر دینے والے خونخوار درندوں کے مقابلے میں اپنا خون پانی کی طرح بہا رہے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

(الحدید آیت ۱۱)

اے مومنو! فتح سے پہلے جس نے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور اس کی راہ میں جنگ کی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا جس نے فتح کے بعد خرچ کیا اور فتح کے بعد جنگ کی۔ فتح سے پہلے خرچ کرنے والے درجہ میں بہت زیادہ ہیں۔ اور اللہ نے دونوں قسم کے لوگوں سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔

جو درجہ اُن صحابہؓ کو ملا جنہوں نے فتح اور غلبہ سے پہلے کے زمانہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کیں وہ نیک اجر کے باوجود ان کو نہیں ملا جنہوں نے غلبہ کے بعد کے زمانہ میں قربانیاں کیں۔ اسی لئے وہ زمانہ جب انتہائی کس مپرسی کے عالم میں صحابہ کرامؓ جانی و مالی قربانیاں پیش کر رہے تھے۔ تمام تر ظاہری مصیبتوں، دکھوں اور تکلیفوں کے باوجود انتہائی مبارک اور خوشی و مسرت کا زمانہ تھا۔ اگر وہ ان کے لئے انتہائی بابرکت اور خوشی و مسرت کا زمانہ نہ ہوتا تو وہ کیوں مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ ہنسی خوشی عدیم النظیر مالی و جانی قربانیاں پیش کرتے۔ وہ خوش تھے اور اپنی اس خوش بختی پر پھولے نہ سماتے تھے کہ ان کا خدا انہیں ایسے وقت میں قربانیاں پیش کرنے کا انمول موقع عطا فرما رہا ہے جس کا اجر بہت زیادہ ہے جبھی تو وہ اپنا سارا کا سارا مال خدا کی راہ میں پیش کر دکھاتے تھے حتیٰ کہ گھر میں ایک تنکا بھی نہ چھوڑتے تھے اور ہجرت کے موقع پر تو اپنی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیدادوں، گھر بار اور وطن تک سے دستبردار ہو گئے تھے۔ ان کو جو رفیع الشان درجہ اور مقام ملا وہ اس سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ان کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (توبہ) اسی دنیا میں ان میں سے ہر ایک نے یہ آواز اپنے کانوں سے سن لی کہ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۙ وَادْخُلِي جَنَّتِي (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

یہ رفیع الشان مقام ثمرہ تھا غلبہ سے قبل کے زمانہ میں عدیم النظیر قربانیوں کا۔ پھر وہ زمانہ تمام تر ظاہری دکھوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کے باوجود ان کے لئے کیوں بابرکت اور خوشیوں اور مسرت کا زمانہ نہ ہوتا۔ وہ دکھ اٹھاتے، مصیبتیں جھیلتے اور تکلیفیں برداشت کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ یہ خدا کا سراسر فضل و احسان ہے کہ اس نے انہیں پسند کیا اور قربانیاں پیش کرنے کے لئے انہیں چنا ہے اور پھر وہ محض اپنے فضل سے انہیں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا کر رہا ہے۔

حقیقت یہی ہے کہ دین کے موعودہ غلبہ سے قبل کے ابتدائی زمانہ میں قربانیاں کرنے کی توفیق کا ملنا بجائے خود اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک نہایت اہم بالشان نشان ہوتا ہے اور اس کے عظیم الشان انعاموں میں سے ایک انعام۔ نیک اجر تو بعد کے زمانہ میں قربانیاں کرنے والوں کو بھی ملتا ہے لیکن السابقون الاولون کے اعزاز اور درجہ کے مستحق وہی قرار پاتے ہیں جو دین کے موعودہ غلبہ سے قبل کے زمانہ میں جو دنیا والوں کی نگاہ میں دکھوں، مصیبتوں اور تکلیفوں کا زمانہ ہوتا ہے انشراحِ صدر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرتے ہیں۔ ان کا خوش بخت و خوش نصیب اور بلند اقبال و فرخندہ حال ہونا اہلِ دنیا کی نگاہ سے پوشیدہ ہو تو ہو اہلِ باطن کی نگاہ میں ہر شک و شبہ سے بالا اور اظہر من الشمس ہوتا ہے۔

اس گلشنِ نو پر ہوں بہاریں ہی بہاریں!

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند صاحبزادہ مرزا لقمان احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی کے موقع پر دعائیہ اشعار)

اس حسنِ جواں سال کی رنگین بہاریں
تا دیر محبت کی فضاؤں کو نکھاریں

ہر گام رہے رحمتِ یزداں کا سہارا
ہر آن پکاریں تو خدا ہی کو پکاریں

ہے نسبتِ آباء کی بلندی کا تقاضا
تاریخ میں آپ اپنے نقوش اور اُبھاریں

کہتی ہیں احادیث کہ جب جائے فلک پر
ایمان کو کچھ فارسی الاصل اُتاریں

توفیق تو ہوتی ہے خداوند سے ارزاں
لازم ہے قدم آپ بھی اس راہ میں ماریں

تقریبِ مسرت پہ ہیں مسرور دل و جاں
الفاظ دعاؤں کے سوا رُوپ دھاریں

ہر بات بنے میری مرادوں کی تمنا
اشعار مرے نظم کی تقدیر سنواریں

میں کیا ہوں دعائیں مری کیا چیز ہیں لیکن
اللہ کرے ان سے ہلیں عرش کی تاریں

کہتا ہے نسیم اتنی سی بات اپنے خدا سے
اس گلشنِ نو پر ہوں بہاریں ہی بہاریں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ کوئٹہ

(۳)

اب میں دو ایسے واقعات پیش کرتا ہوں کہ جن سے یہ بات بھی اچھے طریق سے ثابت ہو جائے گی کہ جس طرح آپ کو الٰہی معیت حاصل تھی اس طرح آپ کے اہل یعنی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی حاصل تھی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ
وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ
اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ
مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَھُمْ
مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ
کَرِیْمٌ۔

(سورۃ نور)

ترجمہ: کہ پاکیزہ خصائل عورتیں پاکیزہ خصائل مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ خصائل مرد پاکیزہ خصائل عورتوں کے لئے ہیں۔ یہ سب لوگ ان باتوں سے جو دشمن کہتے ہیں پاک ہیں ان کے لئے بخشش اور معزز رزق مقدر ہے۔

دوسری طرف سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور بہت سی خوش خبریوں کے علاوہ ایک یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اسلام کے انتہائی تنزل اور زوال کے زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے جب مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے مبعوث ہو کر آئیں گے تو وہ شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی۔ اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو الفاظ بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہیں

"یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ"

کہ وہ شادی کرے گا اور اس پاکیزہ خصائل بیوی کے بطن سے اس کے لئے خاص قسم کی نیک اور بابرکت اولاد ہوگی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی اور اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کے ساتھ جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو ملایا جاتا ہے کہ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ تو ماننا پڑتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح میں آنیوالی وہ خاتون جس کے بطن سے وہ مبارک اولاد پیدا ہوئی جو ان نوروں کو زمین کے کناروں تک پھیلانے والی تھی جن کی تخم ریزی مسیح موعود علیہ السلام نے کی وہ یقیناً پاکیزہ خصائل اور پاکیزہ روح رکھنے والی خاتون تھی اور الٰہی معیت اس کو اسی طرح حاصل تھی جس طرح مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھی۔ اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیشگوئی فرمانا کہ جب مسیح آئے گا تو وہ شادی کرے گا ایک بے مقصد بات ہو جاتی ہے۔ کیونکہ شادیاں تو دنیا میں سب لوگ کرتے ہیں اور ان کے ہاں اولادیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پیشگوئی فرمانا کہ مسیح آئے گا اور شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ شادی عام شادیوں کی طرح نہیں ہوگی۔ بلکہ خاص قسم کی برکتوں کی حامل ہوگی اور اس کے نتیجہ میں مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح میں آنے والی بیوی اور اس کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد دونوں خاص قسم کے پاکیزہ خصائل اور اللہ تعالیٰ کی خاص برکتوں کے وارث وجود ہوں گے۔ اور اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو امر واقعہ بھی یہی ہے کہ ایک طرف حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بابرکت خاندان سادات میں سے ہونا اور آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں خوشخبری کا ملنا کہ

"اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَأَیْتَ خَدِیْجَتِیْ"

(تذکرہ صفحہ ۳۵)

کہ میرے اس احسان پر شکر بجا لا کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا اور دوسری طرف باوجود ناموافق اور نامساعد حالات کے اور باوجود اس کے کہ آپ کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر میں کافی فرق تھا آپ کا اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح میں آنا اس بات کا نہایت ہی واضح اور روشن ثبوت ہے کہ آپ واقعہ میں آسمانی روح رکھنے والی الٰہی معیت رکھنے والی وہی بلند پایہ بابرکت خاتون تھیں کہ جن کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی میں خبر دی گئی تھی کہ جب مسیح موعود علیہ السلام آئیگا تو اس سے شادی کرے گا اور اسکے ہاں خاص قسم کی بابرکت اولاد ہوگی جو اسلام کو تمام اکناف عالم میں پھیلانے والی ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اس شادی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اسلئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اسکی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۶۵-۶۶)

پس آپ کا خاص قسم کے حالات اور خاص قسم کی پیشگوئیوں کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نکاح میں آنا اس بات کا سب سے پہلا قطعی اور یقینی ثبوت ہے کہ آپ ہی اولوالعزم وہ عظیم الشان اور بابرکت خاتون تھیں جن کی نسبت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مسیح آئیگا تو وہ اس سے شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی اور اس طرح یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ کو بھی اسی طرح الٰہی معیت اور نصرت حاصل تھی جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھی اور خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا۔ مگر معیت الٰہی کا یہ ثبوت اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ جس طرح خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا۔ اسی طرح آپ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ تھیں اور ہر حال رنج و راحت میں اس کی رضا پر راضی رہنے والی تھیں کیونکہ کوئی تعلق اس وقت تک حقیقی اور مخلصانہ تعلق قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ دونوں طرف سے محبت اور اخلاص اور وفاداری کی بنیادوں پر استوار نہ ہو۔

سو خدا تعالیٰ سے آپ کے اس اخلاص اور وفاداری کے ثبوت میں۔ میں آپ کی سیرت مقدسہ کا ایک ایسا واقعہ پیش کرتا ہوں کہ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ آپ بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ تھیں اور اپنی محبت الٰہی کے نتیجہ میں اس سے محبت و اخلاص اور وفاداری کا تعلق رکھنے والی اور اپنے سب کاموں میں اس کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھنے والی تھیں۔

سو واضح ہو کہ یہ بات معمولی سے معمولی عقل رکھنے والے انسان پر بھی مخفی نہیں ہے کہ عورت کا اخلاق اپنی سوت کے معاملہ میں بہت ہی کمزور ہے ایک مشفق مہربان اور محبت کرنے والے خاوند کے لئے عورت اپنا سب کچھ قربان کر سکتی ہے مگر اس کے باوجود سوت کے لئے اس کے دل میں کوئی جگہ نہیں ہوتی خواہ اسکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوت جیسی کی ہی کیوں نہ ہو اور خواہ اسے اس بات کا کتنا ہی پختہ یقین کیوں نہ ہو کہ اگر اس کا خاوند اپنی ضرورت کے مطابق دوسری شادی کرے گا۔ تو وہ اس کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے ساتھ اپنے حسن سلوک میں کوئی فرق نہیں آنے دیگا۔

ایسی صورت میں اگر کسی عورت کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ وہ باوجود اپنی اس نسوانی کراہت اور نفرت کے جو ایک سوت کو دوسری سوت سے ہوتی ہے اپنے خاوند کی دوسری شادی کے لئے محض اس لئے دعائیں کرتی ہے کہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ اس کے خاوند کی دوسری شادی اللہ تعالے کے منشاء اور اس کی پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے اور اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتی کہ اگر اس کے خاوند نے دوسری شادی کرلی تو ممکن ہے اس کے لئے کوئی تکلیف کی صورت پیدا ہو جائے تو اس کے متعلق کم از کم یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ خدا تعالے سے نہایت ہی مخلصانہ اور وفادارانہ تعلق رکھنے والی اور اس کی رضا اور خوشنودی کو اپنی تمام خواہشات پر مقدم رکھنے والی نیک اور خدا رسیدہ عورت ہے۔ سو اسی صورت حال کے پیش نظر جب ہم حضرت اماں جان رضی اللہ تعالے عنہا کی سیرت مقدسہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں آپ کی سیرت میں یہ بات نہایت نمایاں طور پر نظر آتی ہے کہ آپ اپنے سب کاموں میں ہمیشہ خدا تعالے کی رضا کو مقدم رکھتی تھیں اور یہی آپ کی پاکیزہ زندگی کا سب سے بڑا اصول اور مطمح نظر تھا

چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالے سے الہام پا کر محمدی بیگم کے اپنے نکاح میں آنے کی پیشگوئی فرمائی تو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالے عنہا نے بارہا اللہ تعالے کے حضور رو رو کر دعائیں کیں کہ یہ پیشگوئی پوری ہو۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر اپنی سیرت مسیح موعود علیہ السلام حصہ سوم کے صفحہ ۳۴۷ میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"آپ نے (یعنی حضرت اماں جان نے) بارہا خدا تعالے کی قسم کھا کر کہا کہ گو میری نفس فطرت کراہت کرتی ہے مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت ہو اور جھوٹ کا زوال و ابطال ہو۔ ایک روز آپ دعا مانگ رہی تھیں حضرت نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں؟ آپ نے یہ بات سنائی کہ یہ مانگ رہی ہوں۔ حضرت نے فرمایا سوت کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے؟ آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس کا پاس ہے کہ آپ کے منہ کی نکلی ہوئی باتیں پوری ہوں خواہ میں ہلاک کیوں نہ ہو جاؤں"۔

برادران کرام! ذرا غور فرمائیں کہ کیا خدا تعالے پر اس قسم کے پختہ ایمان اور اس قسم کے دلی لگاؤ اور محبت کی کسی اور جگہ مثال ملتی ہے؟ کہ کسی عورت نے محض اسلئے کہ خدا تعالے کی بات پوری ہو جائے اور اسلام کا بول بالا ہو اپنی سوت کے لئے رو رو کر دعائیں کی ہوں اور نہ صرف یہ کہ دعائیں کی ہوں بلکہ اس کے دل میں یہ پاکیزہ جذبہ یہاں تک موجزن ہو کہ اگر خدا تعالے کی بات کو پورا کرنے کے لئے مجھے اپنی جان کی قربانی بھی دینی پڑی تو میں اس سے بھی دریغ نہیں کروں گی۔ میاں بیوی کی باہمی محبت اور اس کے ساتھ تعلق باللہ کی ایسی مثال تو شاید ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی مگر اس کے برعکس اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں کہ کس طرح گھروں کے معمولی معمولی جھگڑوں سے اچھے بھلے آباد اور خوشحال گھرانے ایک ویرانہ کی صورت بن کر رہ گئے اور وہ گھر جو کسی وقت جنت نظیر تھے وہ محض دو سوتوں کے جھگڑے کے نتیجہ میں نمونہ جہنم بن کر رہ گئے۔

پس حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا مبارک اُسوہ اس بات کا کافی و وافی ثبوت ہے کہ آپ کو خدا تعالے سے ایسا لگاؤ اور ایسی دلی محبت تھی کہ جو کسی اور چیز سے آپ کو نہیں تھی اور اسی دلی لگاؤ اور مخلصانہ تعلق کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کو بھی اللہ تعالے کی ویسی معیت اور نصرت حاصل تھی جیسی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل تھی۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالے عنہ اپنی سیرت مسیح موعود میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"میرا دوان! یہ ایمان تو میں مسلمانوں کے مردوں میں بھی نہیں دیکھتا کیا ہی مبارک ہے وہ مرد اور مبارک ہے وہ عورت جن کا تعلق باہم ایسا سچا اور مصفا ہے اور کیا بہشت کا نمونہ وہ گھر ہے جس کا ایک ایسا مالک اور ایسے اہل بیت ہیں۔ میرا اعتقاد ہے کہ شوہر کے نیک و بد اور اس کے مکار و فریبی یا پاکباز اور متقی ہونے سے عورت خوب آگاہ ہوتی ہے درحقیقت خلا ملا کے رفیق سے کونسی بات مخفی رہ سکتی ہے۔ میرا ہمیشہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی بڑی مستحکم دلیل سمجھا اور مانا بھی کرتا ہوں۔ آپ کے ہم عمر اور محرم راز دوستوں اور ازواج مطہرات کے آپ پر صدق دل سے ایمان لانے اور اس پر آپکی زندگی میں اور رحلت کے بعد پورے ثبات اور وفاداری سے قائم رہنے کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ حضرت اقدسؑ کو آپ کی بی بی صاحبہ صدق دل سے مسیح موعود مانتی ہیں اور آپ کی تبشیرات سے خوش ہوتی اور انذارات سے ڈرتی ہیں۔ غرض اس برگزیدہ ساتھی کو برگزیدہ خدا سے سچا تعلق اور پورا اتفاق ہے" (سیرت مسیح موعود)

(باقی)

پنشن حاصل کرنیوالے احباب اپنے آپکو خدمت دین کیلئے پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ خطبہ جمعہ ۱۹ر جولائی ۱۹۴۶ء میں فرماتے ہیں کہ

"میں آج پھر ان دوستوں کو تحریک کرتا ہوں جو پنشن حاصل کر چکے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور خدمت دین کے لئے اپنے آپ پیش کریں۔ بعض لوگ یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ ہم اب کام کے قابل نہیں رہے یا بعض یہ کہہ دیتے ہیں کہ ابھی ہم پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی جگہ دوبارہ عارضی ملازمت کرلیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ ان کی تو چند سالوں کی قربانی ہے لیکن نوجوانوں میں سے سینکڑوں ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگیاں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے وقف کردی ہیں نوجوانوں کی کتنی لمبی قربانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ قربانی کی جتنی توفیق نوجوانوں کو ملی ہے ہمارے بوڑھوں کو وہ توفیق نہیں ملی"۔

(الفضل ۸ر اگست ۱۹۴۶ء)

احباب جماعت میں سے جو پنشنر اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مقامی (تعلیم القرآن) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ادبار سے بچنے کا طریق

اگر ہم چاہتے ہیں کہ قعر مذلت میں گرنے سے محفوظ رہیں تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کو حرز جان بنائیں۔ خود بھی اس کے نور سے منور ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی اس نعمت سے حصہ دلانے میں غفلت نہ برتیں

ایک طریق اس نعمت سے متمتع ہونے کا یہ ہے کہ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانوں میں آپ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلباء ماہِ فروری ۱۹۷۵ء

جن دوستوں نے امداد طلبہ میں عطیہ جات دئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں بہترین جزا بخشے۔ جن احباب کرام نے اِس کارِ خیر میں حصّہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ انہیں بھی اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
〃 صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
〃 ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
〃 سید عبد الرزاق شاہ صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
〃 مولوی سلطان محمود انور صاحب
〃 مرزا محمد عثمان صاحب۔ کویت
〃 الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی۔ کراچی
〃 چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
〃 مرزا غلام احمد صاحب
〃 عبد الغفور صاحب خالد کوٹک لاہور
ازطرف لیفٹیننٹ عبد المحسن صاحب کوٹک شہید۔
محترمہ مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ۔ کراچی
مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
محترمہ امۃ الباری نعیم صاحبہ۔ کراچی
〃 ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ ازطرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن کامٹی مرحوم
〃 امینہ عنایت صاحبہ۔ کراچی
〃 ثریا جبیں صاحبہ۔ کراچی
〃 والدہ صاحبہ مکرم سردار نور احمد صاحب ربوہ۔
مکرم سید منظور احمد صاحب ربوہ
محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ۔ نوشہرہ چھاؤنی

مکرم سید صغیر حسین شاہ صاحب
〃 محمد اکبر سلیمان صاحب۔ ربوہ
〃 محمد ارشد لقمان صاحب۔ ربوہ
〃 محمد اسحاق صاحب۔ ربوہ
〃 افتخار احمد صاحب۔ بھلیر گجرات
〃 میاں لطف الرحمٰن صاحب محمود سیرالیون
جماعتِ احمدیہ چک $\frac{167}{N.P}$ رحیم یار خان
جماعتِ احمدیہ لاہور
جماعتِ احمدیہ بہاولنگر شہر
جماعتِ احمدیہ ملتان
جماعتِ احمدیہ کوئٹہ
جماعتِ احمدیہ ساہی والی
جماعتِ احمدیہ۔ کراچی
مکرم مشہود احمد صاحب۔ ربوہ
〃 عبد الشکور صاحب جاوید۔ ربوہ
〃 حمید احمد صاحب خالد۔ ربوہ
〃 قریشی سعید احمد صاحب
〃 عبد الرزاق صاحب۔ ربوہ
محترمہ قدیرہ ارشاد صاحبہ۔ ربوہ
〃 منصورہ سجاد بیگم صاحبہ۔ لاہور
مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب۔ کراچی
〃 چوہدری محمد یوسف صاحب۔ ربوہ
〃 صفدر نذیر صاحب
متعلم جامعہ احمدیہ
محترمہ ڈاکٹر مسز آصفہ نعیم صاحبہ۔ کراچی
مکرم لئیق احمد صاحب
متعلم جامعہ احمدیہ

دسواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام دسواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۷۵ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کی مشہور ٹیمیں اور نامور کھلاڑی حصّہ لے رہے ہیں۔ کھلے سیکشن اور قیادت سیکشن کے الگ الگ مقابلے ہوں گے۔

داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔

(حمید احمد خالد سیکرٹری ٹورنامنٹ)

وصایا

(۲)

مسل ۲۱۹۴۸

مَیں غلام رسول ولد محمد دین صاحب قوم ارائیں پیشہ معمار عمر ۲۱ سال بیعت ستمبر ۱۹۷۳ء ساکن کورنگی کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۷۵ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اِس وقت تقریباً ۔/۶۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد غلام رسول 1/119 — K کورنگی کراچی ۳۱۔

گواہ شد مرزا فضل الرحمٰن ولد مرزا برکت علی صاحب پریذیڈنٹ حلقہ کورنگی۔

گواہ شد۔ حمید احمد ولد مرزا فضل الرحمٰن صاحب۔ کراچی۔

مسل ۲۱۹۴۹

مَیں اکرام اللہ ولد چوہدری احسان اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۵ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔ ایک ۱/۲ ۳ مرلہ کا پلاٹ کمیٹی کالونی جڑانوالہ مالیت موجودہ ۔/۸۰۰۰ روپیہ۔ مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اِس وقت مجھے مبلغ ... روپیہ ماہوار آمد بصورت تجارت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اکرام اللہ معرفت سراج ٹرنک ہاؤس ریل بازار چنیوٹ۔

گواہ شد علی احمد ولد غلام علی صاحب محلہ راجیوالی چنیوٹ۔ گواہ شد لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب ۱۴/۱۰ دار الیمن شرقی ربوہ۔

دُعائے مغفرت

(۱) محترم چوہدری علی محمد خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۴۹۷ ج ب تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ مورخہ ۱۱/۳ کی صبح ساڑھے سات بجے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

مرحوم چوہدری دولت خان صاحبؓ آف کاٹھ گڑھ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند تھے۔ اپنے والد مرحوم کے نقشِ قدم پر انہوں نے بھی سلسلہ کی نمایاں خدمت کی۔ بہت لمبے عرصہ تک جماعت کے سیکرٹری مال اور پریذیڈنٹ رہے۔ مہمان نوازی کا جذبہ نمایاں تھا۔ سلسلہ کے کارکنوں، مربی صاحبان اور انسپکٹران کی خدمت بہت بشاشت اور خوشی سے کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے انہیں بہتر جزاء عطا فرمائے۔

مرحوم نے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(عبد الحلیم خان صدر جماعت احمدیہ چک ۴۹۷ ج ب)

(۲) مکرم چوہدری جان محمد صاحب صدر حلقہ کوٹ عبد المالک کی والدہ صاحبہ مورخہ ۴ر مارچ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر عبد الرحمٰن میڈیکل پریکٹیشنر اڈہ کوٹ عبد المالک شیخوپورہ روڈ۔ لاہور)

قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں: قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ہر ماہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان دولت و آسائش کا وعدہ کرتا ہے مگر اس کا نتیجہ فقر ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ برکتوں سے متمتع کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ...... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے شیطان کی طرف سے احتیاج کے خوف اور خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام واکرام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے خواہ یہ ڈرانا مالی قربانی کے متعلق ہو یا جانی قربانی کے متعلق۔ یا اور سینکڑوں قسم کی قربانیوں کے متعلق۔ وہ کہتا ہے کہ اگر تم مال دوگے تو تمہاری ضروریات کے لئے کچھ نہیں رہے گا تم تنگ دست ہو جاؤ گے اور لوگوں سے مانگتے پھرو گے۔ یا جان پیش کروگے تو تباہ ہو جاؤ گے مگر اس کے ساتھ ہی اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر بے حیائی کے کام ہوں تو شیطان انسان کو بلادریغ اپنا سارا روپیہ لٹا دینے کی ترغیب دیتا ہے۔ گویا نیکی کی راہ میں تو وہ ایک ناصح مشفق بن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور بدی کی راہ میں دلیری سے قدم آگے بڑھانے کی تلقین کرتا ہے۔ غرض قربانی کرنے کو تو ایک مومن بھی کرتا ہے اور کافر بھی مگر مومن کی قربانی خدا کے لئے ہوتی ہے اور کافر کی قربانی ایسے کاموں کے لئے ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والے ہوتے ہیں۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ شیطان انسان کے ساتھ وعدہ تو راحت و آرام اور دولت و آسائش کا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے رستہ میں اپنا مال خرچ نہ کروگے تو تم بڑے مالدار ہو جاؤ گے۔ بڑی بڑی کوٹھیاں بنالو گے اور ہر قسم کے سامان جمع کرلو گے۔ مگر اس کا نتیجہ فقر ہوتا ہے کیونکہ جو قوم غرباء کی طرف توجہ نہیں کرتی اور صرف اپنے عیش و آرام کا خیال رکھتی ہے وہ تباہ ہو جاتی ہے جیسا کہ مُردہ قوموں کی حالت سے ظاہر ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ شیطان تم سے ایسی باتوں کا وعدہ کرتا ہے جو بظاہر تو بھلی معلوم ہوتی ہیں مگر اُن کا انجام فقر یعنی تباہی اور بربادی اور رسوائی ہوتا ہے۔

وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ اور جن کاموں کا حکم دیتا ہے ان کا عیب کھلا اور ظاہر ہوتا ہے۔ فحش ہر ایسی بدی کو کہتے ہیں جس کی بُرائی ظاہر ہو... اسی طرح فحش بُخل کو بھی کہتے ہیں۔ اِس لحاظ سے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ تمہیں بُخل کا حکم دیتا ہے حالانکہ بُخل ایک ناپسندیدہ امر ہے اور عرب لوگ تو خصوصیت سے بُخل کو سخت بُرا سمجھتے تھے یا یہ کہ وہ ہمیشہ بدی کا ہی حکم دیتا ہے۔ گویا عملاً بھی وہ بُری بات ہوتی ہے اور عزت کے لحاظ سے بھی نقصان دہ ہوتی ہے اور یہی دو باتیں انسان کو کسی کام سے روکتی ہیں۔ انسان یا عزّت کو دیکھتا ہے یا فائدہ کو دیکھتا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ یعنی تمہاری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرنے اور عیوب کو مٹا دینے کا اور پھر پہلے سے بھی زیادہ دینے کا۔ یہاں اگر مغفرت کو عام رکھا جاتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ اس سے مراد بندوں کا ایک دوسرے کی کمزوری کو نظر انداز کرنا ہے۔ مگر مَغْفِرَۃً مِّنْہُ فرما کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ مغفرت اسی کی طرف سے ہوگی۔ اور پھر یہی نہیں کہ وہ مغفرت کا وعدہ کرتا ہے بلکہ وہ فضل کا بھی وعدہ کرتا ہے۔ یعنی اس بات کا بھی کہ وہ تمہیں مزید ترقی دے گا اور تمہارے لئے اپنی برکتوں کے دروازے کھول دے گا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ صفحہ ۶۱۶، ۶۱۷)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

هُوَ الشَّافِی

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اکسیر اپھارہ کا سٹاک ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۲۲٪ کمیشن۔ حیوانات کی مجرّب ادویات کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

شادیوں کی مبارک تقریب —— (بقیہ صفحہ اوّل)

کے صحابی حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔

یہ دونوں نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال پڑھے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے تشریف لاتے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

ادارہ الفضل ہر دو شادیوں کی تقریب سعید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم سید داؤد مظفر صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں اور اسی طرح محترم جناب میاں شریف احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ نیز حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو رشتوں کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور اپنے خاص فضل کے ماتحت مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مالی سال کے اختتام میں اب صرف تھوڑا وقت رہ گیا ہے

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خصوصی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو بالعموم اور عہدیدار اصحاب کو بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"پس گو مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائے گا۔ تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں۔ انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی یعنی چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ / اپریل ۱۹۷۳ء مطبوعہ ۲۴ / اپریل ۱۹۷۳ء)

عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے دن رات ایک کر کے کوشش فرما دیں کہ وہ نہ صرف بجٹ کو ۳۰ / اپریل سے پہلے پہلے پورا کریں بلکہ بجٹ سے کم از کم ۱۰ فیصدی زائد ادا کر کے دنیا پر یہ واضح کر دیں کہ مومنین کی جماعت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہایت بشاشت کے ساتھ دین کی خاطر ہر قربانی کرتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴